سوال

(117)فاتحہ بعد جنازہ محققین علمائے احناف کی نظر میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تکبیرات جنازہ وتکبیرات عیدین میں رفع الیدین کرنا چاہیے یا نہیں، ایک صاحب نہایت سختی سے فرماتے ہیں، کہ ان تکبیرات میں رفع الیدین کرنا نا جائز ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ دو رواج جو مروج خاص و عام ہیں، یعنی نماز جنازہ پڑھتے ہی گرداگرد میت کے کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھتے ہیں، اور دوسرا رواج بعد فن میت کے چند قدم جا کر پھر متوجہ قبرستان ہو کر فاتحہ پڑھتے ہیں، اس کا بھی کچھ ثبوت سلف میں پایا جاتا ہے، یا نہیں، جہاں تک غورو تفحص کیا جاتا ہے، زمانہ حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام و قرون ثلاثہ میں جس کے متعلق حضرت محمد مصطفی ﷺ نے خیرت کی خوشخبری دی ہے، اس طرح کا کوئی عمل بعد نماز جناہ دفن میت نہیں پایا جاتا، ہا مطلق استغفار و دعا زندوں کی مردوں کےلیے بعد دفن میت ثابت ہے، فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے بعد دفن میت قبر پر تم اتنی دیر تک کہ اُونٹ ذبح ہو کر تقسیم کر دیا جائے، کھڑے ہو کر دعا کرو، اور اس کےلیے خدا سے ثبت مانگو۔ ((فَاِنَّہٗ الْاٰنَ یُسْئَلُ)) 'کیونکہ اس وقت اس سے سوال ہو رہا ہے۔'' اور بموجب حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بعد دفن سرہانے میت کے اوائل سورہ بقرہ اور پائتی خواہ تم سورہ بقر پڑھنا بھی ثابت ہے، اور یہ طریقہ و رواج جو مروج زمانہ ہے، اس کی محدث فی الدین ہونے میں کچھ شک نہیں، پھر اس کو ضروری اور واجب جاننا ((یَقُوْلُ عَلٰی مَاقَالَ اللّٰہُ وَقَالَ الرَّسُولُ)) ہے، کسی کتاب غیر معتبر میں بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا، چہ جائیکہ کتب معتبرہ میں اس کا ذکر ہو، ردالمختار میں علامہ ابن عابدین نے آخر باب جنازہ میں فرمایا ہے۔

((الاختصار علی ماذکر من الوارد اشارۃ الی انہ لایسن الاذان عند ادخال المیت فی قبرہ کما ھو معتاد العام وقد صرح ابن حجر فی فتواہ انہ بدعۃ سیئۃ الیٰ اٰخر ماقال))

''یعنی اختصار کرنا فقہاء کا ذکر مسائل میں اس پر جو وارد ہوا ہے، دلیل ہے، اس بات پر کہ اذان وقت دفن میت کے مسنون نہیں، جیسے عام رواج ہے، اور ابن حجر رحمة اللہ نے اپنے فتویٰ میں تصریح کی ہے، کہ یہ بدعت ہے۔''

پس اسی استدلال سے فاتحہ جو فراغ نماز جنازہ میت گرداگرد کھڑے ہو کر کرتے ہیں، اور وہ فاتحہ جو بعد دفن میت چند قدم چل کر پڑھتے ہیں، مثل اذان عند الدفن کے بدعت و مستحدث ہے، صاحب کبیری نے سراجیہ میں ممانعت صریح اس فاتحہ کی نقل کی ہے، چنانچہ فرمایا:

((وفی السراجیۃ اذا فرغ من الصلوۃ لایقوم بالدعاء کذا فی الکبیری))

''جب فارغ ہو نماز جنازہ سے تو دعاء کےلیے نہ کھڑے ہو۔''

اوراجناس الوقت میں ہے۔

((واذا دفن المیت رجع اھل الجنازۃ عن القبر او انفک من منع الدفن بقدرمأتہ خطوۃ او اکثر او اقل فقاموا و ینظرون ای قبر المیت ویدعون فھولایجوزلان النبی ﷺ نہی عن ھذہ الافعال انتہی))

''اور جب دفن ہوجائے مردہ تو لوٹتے ہیں، جنازہ والے قبر سے یا الگ ہوتے ہیں، مع منع دفن سے مقدار سو قدم کے یا کم وزیادہ پھر کھڑے ہوتے ہیں، اور قبر میت کو دیکھتے ہیں، اور دعا کرتے ہیں، پس یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے منع کیا ہے، ان کاموں سے۔''

رسالہ تجہیز و تکفین مؤلفہ محمد عمران میں بعد نقل حدیث صحیح کہا ہے، پس اس سے معلوم ہوا، بعضے دیار کی اس زمانہ میں رسم ہے کہ میت کو دفن کر کے چالیس قدم چلے جاتے ہیں، پھر وہاں سے پلٹ کر قبر پر فاتحہ پڑھتے ہیں، بدعت مخالفت سنت کے ہے، اور محض بدخواہی میت کی ہے، اس مسئلہ کو یاد رکھنا چاہیے۔ انتہی

ماقالہ رحمۃ اللہ تعالیٰ مولانا عبد العلی صاحب اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں، سنت ایں امرین مسطورین از معتبرے بخیر ثبوت نرسیدہ پس التزام بہ آن واصرار برآن خالی از احداث فی الدین نیست وملتزم ومصر در عموم ((مَن اَحدَثَ فِیْ اَمرِنَا ھٰذا)) مندرج است ((واللہ اعلم وعلمہ اتم)) یعنی سنت ان دونوں کاموں کی یعنی دعا بعد نماز جنازہ فاتحہ چالیس قدم کا کسی معتبر شخص وکتاب سے پایہ ثبوت کو نہ پہنچا ہے، پس اس کا التزام اور اس پر اڑے رہنے والا عموم حدیث ((من احدث فی اَمرِنَا ھٰذا ما لیس منہ فھورد)) میں داخل ہے یعنی بدعتی اور ایسا ہی اس میں لکھا ہوا ہے کہ نہیں جائز ہے، دعا بعد نماز جنازہ کے کیونکہ نماز جنازہ خود دعا ہے، دعا کے بعد دعا زائد ہے، مشکوۃ شریف مطبوعہ مطبع احمد دہلوی رحمہ اللہ فی باب الجنازہ صفحہ نمبر ۱۳۹ سطر نمبر ۱۹ برحاشیہ حدیث مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کے تحت لکھا ہے۔

((لایدعواللمیت بعد صلوۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ فی صلوۃ الجنازۃ ذکرہ ملاعلی القاری فی شرح للمشکوۃ))

''اور نہ دعا کرے، میت کے لیے بعد نماز جنازہ کے کیونکہ وہ مشابہ ہے، زیادہ کے نماز جنازہ میں ذکر کیا، اس کو ملا علی قاری نے اپنی شرح مشکوۃ میں۔''

الحاصل یہ طریقہ فاتحہ کا بھی نہایت مذموم وقابل ترک ہے۔

((فلیتحرا المؤمن الموحد عن الاعمال بما فیھا ما ھوثابت صحیح صبر من کل شک وشبھۃ واکتفی بما ورد من السنۃ ومن حام حول الحمی یوشک ان یقع فیہ فینبغی التجنب من ھذہ الرسوم المروجہ وما یشبہ ذلک۔ وَمَا وَعَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنَ))

(اہل حدیث گزٹ دہلی جلد نمبر ۱۵، شمارہ نمبر ۱۱)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 205-208